بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۶

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / جمعرات ۱۷ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ ۳ امان ۱۳۶۲ ہش ۳ مارچ ۱۹۸۳ء / نمبر ۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۲ امان / مارچ : سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یکم مارچ کی شام سوا چھ بجے بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ ۱۱ فروری کو کراچی و سندھ کے دورے پر تشریف لے گئے تھے۔
- ربوہ ۲ امان / مارچ : حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اس لحاظ سے بہتر ہے کہ رات نیند آگئی"

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

آمین

- مکرم ڈاکٹر داؤد بشارت اکبر صاحب آف لندن کے والد محترم جناب اکبر خان صاحب اصغر کراچی میں بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں بغرض علاج داخل۔ ٹھیکہ کی خرابی کی وجہ سے آپکا دایاں ہاتھ GANGRENOUS ہوگیا ہے اس امر کا خدشہ تھا کہ کہیں ہاتھ کاٹنا نہ پڑے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے علاج معالجہ کے نتیجہ میں ہاتھ میں نمایاں افاقہ کے آثار پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم اکبر خان صاحب کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا ہاتھ مکمل طور پر درست ہو جائے۔ موصوف کی عمر ۸۳ سال ہے اس لئے بحالی کی رفتار بہت سست ہے احباب جماعت مکمل صحت یابی کے لئے درد والحاح سے دعائیں کریں۔
- ہمشیرہ عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ چوہدری آفتاب احمد صاحب کاہلوں سکنہ کراچی بعارضہ قلب علیل ہو کر کراچی میں داخل ہسپتال ہو گئی ہیں عزیزہ موصوفہ محترم امیر صاحب کراچی کی بھتیجی ہیں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عزیزہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست ہے۔ (بیگم چوہدری اعجاز احمد صاحب بنارس روڈ لاہور۔ بذریعہ چوہدری صلاح الدین احمد مشیر قانونی)

"الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانا ہمارے پیارے آقا کی خواہش ہے — یہ بات یاد رکھیئے"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے نویں مرحلہ میں

۱۰ مارچ ۸۳ء تک توسیع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ۱۰ مارچ ۱۹۸۳ء تک ربوہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی رقوم نویں مرحلہ میں شمار ہونگی۔

عہدیداران اور احباب جماعت اپنے وعدہ کے ۱۵/۹ حصہ کی ادائیگی اس سے قبل فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے

دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو یہ سب نادانیاں ہیں

"تم راست باز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لیے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لیے وہ مُنہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا اور دنیا کی مستیوں اور لذّتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رُو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنّم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامردار کھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔ بہرحال یہ دونوں طریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے جبکہ اس حیّ و قیوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارکی ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ اس دُنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزّت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھایا ہے۔"

("کشتی نوح صفحہ ۲۳-۲۴)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

طمانیتِ قلب حاصل کرنیکا سچا اور زندہ جاوید فلسفہ صرف قرآن نے پیش کیا ہے

قرآن کہتا ہے تمہیں طمانیت بجز اسکے نہیں ملیگی کہ تم اپنے رب کے ذکر اور اسکی یاد میں محو ہو جاؤ

ذکرِ الٰہی اس کا نام ہے کہ خدا خود تمہاری تمناؤں کا آخری مرکز بن جائے اور اس سے بڑھ کر کوئی تمنا نہ رہے

جب خدا انسان کا مطلوب ہو جائے تو تمام دوسری تمنائیں اس کے تابع ہو کر کلی طور پر مغلوب ہو جاتی ہیں

دنیوی بے چینیوں اور بے قراریوں سے نجات کی یہی راہ ہے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے عباد میں اور اس کی جنتوں میں داخل ہو جاتے ہیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۶ نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے - انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

(صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اس خطبہ کو شائع کروا رہا ہے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"دنیا میں انسان جتنی مادی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ گو انسان کی آسائش کے بھی نئے نئے سامان مہیا ہو رہے ہیں، تاہم

انسانی بے چینی

ہر دم، اور ہر آن بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ افراد بھی بے چین ہیں اور خاندان بھی بے چین ہیں۔ اور قومیں بھی بے چین ہیں اور (BLOCKS) بلاکس بھی بے چین ہیں۔ مشرق بھی بے چین ہے اور مغرب بھی بے چین ہے۔ شمال بھی اور جنوب بھی اور تمام دنیا میں انسان دن بدن زیادہ سے زیادہ شدید تر بے چینی میں بڑھتا جا رہا ہے۔

بے چینی اور سکون دونوں کی جنگ تو ابتدائے آفرینش ہی سے جاری ہے اور ہمیشہ سے انسان کو سکون کی تلاش رہی ہے۔ لیکن زمانہ میں بعض ادوار ایسے بھی آتے ہیں جب کہ بے چینی بڑی شدت کے ساتھ غلبہ پا جاتی ہے اور سکون عنقا نظر آتا ہے جس کا ذکر کتابوں میں تو ملتا ہے لیکن یہ حقیقت میں کہیں نہیں پایا جاتا۔ ایسے ہی زمانہ کو قرآنی اصطلاح میں

خسر کا زمانہ

کہا جاتا ہے۔ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ زمانہ گواہ ہے اور زمانہ کی بے چینیاں اور بے قراریاں گواہ ہیں کہ انسان من حیث المجموع گھاٹے میں مبتلا ہے۔ اور گھاٹے کا سودا کر رہا ہے۔ ہر تاجر جانتا ہے کہ گھاٹا کوئی تسکین قلب تو نہیں دیا کرتا۔ وہ تو دل میں ایک شدید بے چینی پیدا کرتا ہے۔

پس جہاں گھاٹے سے مراد کئی قسم کے نقصانات ہیں وہاں اس کا نتیجہ بھی پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ جب بھی انسان یا زمانہ بحیثیت مجموعی گھاٹے میں مبتلا ہو جائے تو بے چینی کا بڑھنا اس کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔

جماعت میں سے بھی زمانہ کے ان حالات کا شکار ہو کر بہت سے دوست مجھے دعاؤں کے لیے خط لکھتے ہیں۔ اور اپنے دل کی بے چینی کا اظہار کرتے ہیں اور بعض یہ بھی پوچھتے ہیں کہ اس کا علاج کیا ہے۔ اور بعض دوست جو زیادہ حساس ہوتے ہیں اور

زمانہ کی زیادہ فکر کرنے والے

ہوتے ہیں، وہ لوگوں کے لیے بے چین ہوتے ہیں اور ان کے لیے دعاؤں کے خط لکھتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے ایک دوست نے خط لکھا کہ زمانہ کی بے چینی سے میں اتنا بے قرار رہتا ہوں کہ میری راتوں کی نیند اڑ گئی ہے۔ پس ایسے لوگ بھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک رحمت کا دل عطا کیا ہے۔ اپنے حالات درست بھی ہوں تو ماحول کے دکھ ان کو بے چین کر دیتے ہیں اور حقیقی انسان کا یہی تصور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا دکھ تو کوئی نہیں تھا لیکن ساری دنیا کے لیے بے چین تھے۔ انسانیت کا یہی وہ اعلیٰ تصور ہے جو قرآن کریم پیش کرتا ہے

پس سوال یہ ہے کہ آخر اس

بے چینی کا علاج

کیا ہے۔ قرآن کریم نے اس کا کیا تصور پیش کیا ہے اور مختلف فلسفیوں اور اہلِ فکر نے اس کا کیا حل تجویز کیا ہے۔

جہاں تک انسانوں میں سے اہلِ فکر اور سوچ بچار کرنے والے انسانوں کا تعلق ہے۔ ان میں جو گہری نظر رکھتے تھے انہوں نے اس کا یہ حل پیش کیا کہ انسان اپنی تمناؤں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزاد ہو جائے۔ ایک ایسا دل پیدا کرے جس میں کوئی خواہش باقی نہ رہے۔ اور جب انسان کو یہ حاصل ہو جائے تو لازماً اُسے سکون مل جاتا ہے اور طمانیت حاصل ہو جاتی ہے چنانچہ بہت سے مذاہب کی بنیاد اسی فلسفہ پر رکھی گئی۔ بدھ مت یا جین مت یا اس قسم کے بعض اور بھی مذاہب ہیں جن کا نقطۂ ارتکاز یہی ہے۔ اسی سے آگے ان کا سارا فلسفہ پھوٹتا ہے یعنی انسان اگر تمناؤں سے آزاد ہو جائے تو اُسے تسکینِ قلب میسّر آجائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نوّر اللہ مرقدہٗ جن دنوں کشمیر میں تھے وہ اکثر سیر کے لیے جایا کرتے تھے۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب وہ مہاراجہ کشمیر کے ہاں ملازم تھے۔ سیر کے دوران وہ بسا اوقات ایک ایسے فقیر کو دیکھا کرتے تھے جس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ اکثر

بے چین اور بے قرار

نظر آیا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ سیر کو نکلے تو اس فقیر کو دیکھا وہ بہت ہی خوش ہے اور خوشی سے چھلانگیں لگا رہا ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا سائیں! تمہیں آج کیا میسّر آگیا ہے تم اتنے خوش ہو۔ اس نے کہا جسے سب کچھ مل جائے وہ خوش کیوں نہ ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے پوچھا۔ تم جیسے کل ننگے تھے، آج بھی ویسے ہی ننگے ہو۔ جیسی لنگوٹی کل تمہارے پاس تھی ویسی ہی آج بھی ہے۔ مجھے تو کوئی زائد چیز نظر نہیں آرہی جو تمہیں مل گئی ہو۔ اُس نے کہا۔ آپ نہیں جانتے۔ آج میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ میری مراد کوئی نہیں رہی۔ پنجابی میں اس نے کہا "جدی مُراد کوئی نہ ہووے اُودی پوریاں ہی پوریاں" یعنی جب دل میں تمنا ہی باقی نہ رہے تو پھر پوری ہی پوری ہے۔ پھر انسان بہت تسکین حاصل کر لیتا ہے۔ غالبؔ نے بھی اسی فلسفہ کو اپنے ایک شعر میں بول بیان کیا ؎

گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت، دعا نہ مانگ
یعنی، بغیر یک دلِ بے مدّعا نہ مانگ

کہ اگر تمہیں یقین ہو جائے کہ قبولیت کا یہ خاص لمحہ ہے تو پھر کوئی دعا نہ مانگو سوائے اس دعا کے کہ اے خدا! ایسا دل عطا کر کہ جس میں کوئی مدّعا باقی نہ رہے۔ یہ دل تمہیں مل جائے تو تسکین ہی تسکین ہے۔

پس

ایک یہ بھی فلسفہ ہے

جس نے بہت سے انسانوں کو ایک ایسے سکون کی تلاش میں مبتلا کر دیا اور آج بھی کر رکھا ہے کہ جو سکون ہمیشہ اُن سے گریزاں رہتا ہے کیونکہ ایسا دل جو بے مدّعا ہو اس میں سکون کا پیدا ہونا ممکن نہیں۔ سوسائٹی سے ایسا کامل گریز کہ جس کے نتیجہ میں کوئی تمنا باقی نہ رہے اسی کا دوسرا نام موت ہے اور موت کے سوا یہ مقصد انسان کو حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اگر ایسا دل ہو جس میں مدّعا نہ رہے۔ سوسائٹی بے قرار ہو اور وہ دل اس کی بے چینی محسوس نہ کرے تو ایسے دل کے ہونے سے نہ ہونا بہتر ہے کیونکہ جو انسان سوسائٹی سے اس طرح کٹ جائے کہ اس کے دکھ اور غم میں شریک ہی نہ رہے، وہ انسان تو انسان کہلانے کا مستحق بھی نہیں رہتا۔

پس اگرچہ تمناؤں سے آزاد ہو جانے والا فلسفہ بظاہر بڑا دیدہ زیب معلوم ہوتا ہے اور بعض فقیر اس فلسفہ کو اپنا کر ناچتے بھی دیکھے جاتے ہیں مگر قرآن کریم اس کو کلیۃً رد کرتا ہے۔ سارے قرآن میں ایسا کوئی تصوّر آپ کو نہیں ملے گا کہ یہ تعلیم دی گئی ہو کہ تم تمناؤں سے آزاد ہو جاؤ ہاں تمناؤں سے اس طرح آزاد ہونے کی بجائے کہ کوئی تمنا ہی نہ رہے، قرآن کریم ایک ایسی راہ تجویز کرتا ہے۔ جس پر چلنے کے نتیجہ میں

تمنائیں مغلوب ہو جاتی ہیں

وہ انسان کی مالک نہیں رہتیں بلکہ انسان ان کا مالک بن جاتا ہے۔ وہ انسان کو اپنا غلام بنا کر نہیں رکھتیں۔ بلکہ انسان کی غلام بن جاتی ہیں اور اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ رہا یہ کہ وہ مقام کیسے حاصل ہو سکتا ہے، تو اس کے متعلق مضمون کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

اے سکون کے متلاشیو، سنو! تمہیں کہیں طمانیت نہیں ملے گی سوائے اس کے کہ تم

اپنے ربّ کے ذکر میں محو ہو جاؤ

اور اللہ کی یاد شروع کر دو۔ اب اللہ کی یاد سے کیسے طمانیت حاصل ہو، اس مضمون کو خدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں اس کی بہت تفصیل ملتی ہے کہ اس سے مراد محض ایک ایسا ذکر نہیں ہے جس کے نتیجہ میں انسان منہ سے اللہ اللہ کہنا شروع کر دے اور پھر سمجھے کہ اس کا دل تسکین پا جائے گا اور طمانیت حاصل کر لے گا بلکہ اس کے پیچھے ایک گہرا فلسفہ کارفرما ہے اور خود قرآن کریم اسے کھول کر بیان فرماتا ہے۔

ذکرِ الٰہی اور عبادت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں جب تک انسان خدا کا عبد نہ بنے اس وقت تک اسے ذکرِ الٰہی کی توفیق ہی نہیں مل سکتی۔ ان دونوں چیزوں کا آپس میں ایک گہرا تعلق ہے۔ اس آیت میں وہ ذکرِ الٰہی مراد ہے جو عبد کا ذکر ہو یعنی خدا کے اُن بندوں کا ذکر ہو جن کو خدا تعالیٰ اپنی اصطلاح میں "عبد" شمار کرتا ہے۔ وہ کن کو شمار کرتا ہے، وہ کون ہیں جو خدا کے عبد بن جاتے اور ذکرِ الٰہی کے مستحق بن جاتے ہیں۔ وہ کون ہیں کہ جب وہ اس مقام پر فائز ہو جاتے ہیں تو پھر ان کا ذکرِ الٰہی کرنا اُن کے لیے موجبِ تسکین بن جاتا ہے۔ ان کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب یہ مر رہے ہوتے ہیں تو بستر مرگ پر اُن کو

یہ آواز سنائی دیتی ہے۔

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ (سورۃ الفجر آیت ۲۸ تا ۳۱)

کہ اے میرے بندو! تم اس دنیا میں مجھ سے راضی ہو کر رہے۔ میں تمہیں یہ بتاتا ہوں کہ جب تم مجھ سے راضی ہو گئے تھے تو تم مرضیہ بھی بن گئے یعنی میں بھی تم سے راضی ہو گیا اور اسی مقام کا نام عبودیت ہے۔ فرمایا اس حالت کے بعد ہم تمہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ اب تم حق رکھتے ہو کہ میرے بندے کہلاؤ۔ پس میرے بندوں کی صف میں داخل ہو جاؤ۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ اور جو کچھ میرے بندوں کا ہے وہ میرا ہے اور جو میرا ہے وہ میرے بندوں کا ہے۔ راضیۃ مرضیۃ میں یہی تصویر کھینچی گئی ہے۔ پس میری جنتیں تمہاری جنتیں ہو گئیں۔ یہاں جنت کو الجنۃ نہیں کہا گیا۔ یہاں جنت کی کوئی باغوں والی تصویر نہیں کھینچی گئی بلکہ جَنَّتِيْ کہا گیا ہے کہ میری جنت میں داخل ہو جاؤ یعنی جنت کا اس سے بڑا کوئی تصوّر نہیں کہ اللہ کی جنت میں داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاؤ۔ اس

جنّت کا دوسرا نام

راضیۃ مرضیۃ رکھا گیا۔ گویا انسان اپنے ربّ سے راضی اور اللہ اس کے راضی ہونے کے نتیجہ میں اُس سے راضی ہو جائے۔

پس یہاں تمناؤں کو ردّ نہیں کیا گیا، تمناؤں کے رُخ موڑ دیئے گئے ہیں۔ تمناؤں کی تربیت کی گئی ہے۔ تمناؤں کو ایسے رستہ پر چلایا گیا ہے جس کے نتیجہ میں تمنائیں بے چینی پیدا کرنے کی بجائے اطمینان پیدا کرنے لگ جاتی ہیں۔ یہ بہت ہی عجیب مضمون ہے اسکو دوسری جگہ خدا تعالےٰ اس طرح کھول کر بیان فرماتا ہے کہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے اپنی تمناؤں کو اپنا معبود بنا لیا اور ان کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ اُنکی آقا بن جاتی ہیں۔ ان کو در بدر لیے پھرتی ہیں ایسے لوگوں کے لیے سکون کا پیدا ہونا ایک ایسی ناممکن بات ہے جس کا تصور ہی اس اس دنیا میں نہیں پایا جاتا۔ یہ ایک حسابی حقیقت ہے کہ جنکی تمنائیں ان کا معبود بن جائیں ان کو اس دنیا میں کبھی اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔

وہ حسابی حقیقت یہ ہے

کہ تمناؤں اور حصول تمنا کی نسبت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ تمنائیں آگے بھاگتی ہیں اور حصول تمنا اس سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ انسانی زندگی میں کبھی کوئی ایسا مقام نہیں آیا کہ اسکی تمنا پوری ہو کر آگے پھر کوئی تمنا باقی نہ رہی ہو۔ ایک تمنا پوری ہو کر اگلی تمناؤں کے بچے پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ پھر نئی تمنائیں اس کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں اور اس طرح تمناؤں کی پیروی کا ایک ایسا لامتناہی سفر شروع ہو جاتا ہے جہاں ہر مقام پر بے چینی ہے ہر حصول تمنا ایک اور بے قرار تمنا پیدا کر دیتا ہے۔ قرآن کریم نے هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کی جہنم کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ یہی نقشہ ہے۔ کوئی ایک بھی تو مقام ایسا نہیں جہاں انسان پہنچ کر یہ سمجھ لے کہ میں نے سب کچھ پا لیا اور مجھے چین نصیب ہو گیا۔ اس سے آگے اور مقام پیدا ہوتے ہیں اور اس سے آگے اور مقام پیدا ہوتے ہیں۔ ایک ولی مانگتا ہے تو دوسری وادیاں مُنہ کھولے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں۔

اس کے برعکس کچھ وہ لوگ ہیں جو اپنے اللہ کو اپنی تمنا بنا لیتے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے یہی معنی ہیں۔ اسی لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

تم جس ذکر کی تلاش میں ہو کہ وہ تمہیں سکون بخشے اور تمہاری طبیعتوں کو اطمینان عطا کرے وہ ذکر تو اس فلسفہ کا نام ہے کہ اللہ تمہارا الٰہ ہو جائے۔ یعنی خدا خود تمہاری تمناؤں کا آخری مرکز بن جائے جو سب سے بالا اور سب سے افضل مقام ہے۔ گویا اس سے بڑھ کر کوئی تمنا نہ رہے۔ ظاہر ہے جب خدا مطلوب ہو جائے تو ہر دوسری تمنا اس کے تابع ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی مختلف جگہ نظم میں بھی اور نثر میں بھی اس مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔

آپ فرماتے ہیں ؎

در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ می خواہم از تو نیز توئی

اے میرے آقا! مجھے تو دونوں جہان میں تو ہی عزیز ہے۔ وآنچہ می خواہم از نیز توئی۔ اور تجھ سے جو میں چاہتا ہوں وہ یہ کہ تیرے سوا میں کچھ اور نہیں چاہتا۔ مجھے صرف تو مل جائے گویا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ہی یہ تفسیر ہے اور جیسا کہ قرآن کریم نے دوسری جگہ بیان فرمایا ہے، خواہش کے آخری مقام کو اِلٰہ کہتے ہیں۔ کبھی وہ

انسانی خواہش کا آخری مقام

بن جاتا ہے۔ کبھی وہ حقیقتاً خدا ہو جاتا ہے جو اللہ ہے فرمایا اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی رُو سے اللہ تمہارا آخری مطلوب ہو جائے تو پھر تمہاری کوئی بھی خواہش تمہیں بے قرار نہیں رکھ کر سکتی کیونکہ اسی کا نام ہے راضی ہو جانا۔ پیارے کی طرف سے جو کچھ ملتا ہے وہ پیارا لگنے لگ جاتا ہے کیونکہ انسان سمجھتا ہے پیارے ہاتھوں سے آیا ہے۔ پھر انسان یہ نہیں دیکھا کرتا کہ یہ کیا ہے۔ وہ پیارے کے ہاتھوں پہنچنے والے غم پر بھی راضی ہو جاتا ہے۔ اس کے ہاتھوں پہنچنے والی خوشی پر بھی راضی ہو جاتا ہے۔ راضیۃ کے یہی معنی ہیں۔ فرمایا ہم نے تمہیں مختلف حالتوں میں رکھا۔ تمہیں دُکھ بھی پہنچے۔ تمہیں خوشیاں بھی ملیں۔ تم اَور لوگوں کی طرح بیمار بھی ہوا کرتے تھے۔ تم شفا بھی پایا کرتے تھے۔ تمہیں مالی پریشانیاں بھی لاحق ہوتی تھیں اور تمہاری پریشانیاں دُور بھی ہو جاتی تھیں لیکن ہر حالت میں تم

اپنے خُدا سے راضی

رہے۔ تم نے کبھی شکوہ نہیں کیا کہ اے خُدا! مَیں تو تیری عبادت کرتا ہوں مجھے دُکھ کیوں پہنچا ہے مَیں بیمار کیوں ہوا۔ میرے بچے کیوں فوت ہوئے۔ میری بیوی کو کیوں نقصان پہنچا۔ میری جائیدادیں کیوں تباہ ہوئیں۔ یہ سارے حالات جس طرح دوسرے انسانوں پر گزرتے تھے اے میرے بندہ! تجھ پر بھی گزرتے رہے۔ اگرچہ یہ الگ بات ہے کہ دُوسروں کی نسبت تو کم ابتلاء میں تھا۔ لیکن جہاں تک تیری ذات کا تعلق ہے تو بھی زندگی کے زیر و بم میں سے گزرا ہے۔ لیکن ہر حالت میں تو مجھ سے راضی تھا۔ غم کی حالت میں بھی تو مجھے یاد کیا کرتا تھا۔ خوشی کی حالت میں بھی یاد کیا کرتا تھا۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ (آل عمران) کی رو سے تیری یہ حالت تھی کہ راتوں کو بھی اٹھتا تو خدا کو یاد کرتا تھا۔ کھڑے ہو کر بھی یاد کرتا تھا لیٹے ہوئے بھی یاد کرتا تھا۔ بیٹھے ہوئے بھی یاد کرتا تھا۔ اسی طرح فرمایا يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (السجدۃ آیت ۱۷) کہ خدا کو یاد کرنے والے ایسے بندے بن گئے تھے کہ وہ طمع کی حالت میں بھی خدا کو یاد کرتے تھے اور خوف کی حالت میں بھی یاد کرتے تھے۔ یعنی وہ حالتیں جو دوسرے انسانوں کو خوف اور غم میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ ان میں بھی ان کو اللہ ہی یاد آیا کرتا تھا۔

پس اگر کسی وجود سے کامل طور پر محبت ہو جائے تو اس محبت کے نتیجہ میں اس کی ہر عادت اور ہر بات اور ہر ادا پیاری لگنے لگ جاتی ہے۔ اور

اسی کا نام طمانیتِ قلب ہے

یعنی انسان کو محبت کا ایسا مقام حاصل ہو جائے اور وہ کسی ایک وجود سے ایسا پیار کرنے لگے کہ پھر اس کی ہر بات پر راضی ہونا سیکھ جائے لیکن یہیں تک بات نہیں رہتی۔ دنیا میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک انسان اپنے محبوب سے راضی رہتا ہے لیکن محبوب راضی نہیں ہوتا۔ ہر انسان کا اپنا اپنا مقام ہے کوئی خوبصورت ہے کوئی بدصورت ہے۔ کوئی اعلیٰ علمی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ کوئی جہالت میں مبتلا ہے۔ قومی فرق ہیں نسلوں کے فرق ہیں۔ مزاجوں کے فرق ہیں انسانی دنیا میں اکثر ہم یہی دیکھتے ہیں کہ عاشق تو راضی ہوا پھرتا ہے اور معشوق راضی ہی نہیں ہونے میں آتا اور وہ بے چارا ہو بھی نہیں سکتا اس کے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی تو کچھ تقاضے ہیں۔ اس کے اپنے بھی تو کچھ ذوق ہیں وہ بھی تو پورے ہونے چاہئیں۔ اس لئے وہ عشق پھر بھی بے چینی پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جس عشق کا ذکر فرمایا ہے وہاں

ہر رضا کے ساتھ ایک متقابل رضا

بھی ملتی ہے جو مرضیہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جس مقام پر بھی ہو گے، خواہ تم اعلیٰ بندوں میں سے ہو یا ادنیٰ بندوں میں سے ہو، خواہ علماء میں سے ہو یا جہلاء میں سے ہو، حسین لوگوں میں سے ہو یا بدصورتوں میں سے ہو، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جب تم مجھ سے یا میری کسی ایک ادا سے بھی راضی ہو گے تو اس کے جواب میں ایک مرضیہ کی حالت بھی پاؤ گے اور اس کا ایک جواب دیکھو گے۔ میں ہمیشہ اس کے جواب میں تم سے راضی ہوا کروں گا اور تم سے اپنے پیار کا اظہار کروں گا۔ یہ ہے طمانیت قلب جس کا نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے۔ راضیۃ مرضیہ اس حال میں کہ ہر دفعہ جب عاشق اپنے معشوق سے راضی ہوتا ہے تو معشوق بھی رضا کی ایک ادا دکھاتا ہے اس سے پیار کا اظہار کرتا ہے اسی کا نام طمانیت قلب ہے۔ اس کے سوا طمانیت قلب حاصل کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں۔ جاہل ہیں وہ لوگ جو اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے رستوں میں طمانیت کی تلاش کیا کرتے ہیں۔

پس وہ لوگ جو مجھے خط لکھ کر پوچھتے ہیں اور

دنیا کی بے قراری کا علاج

چاہتے ہیں ان کو میں بتا دیتا ہوں کہ اس علاج کے سوا مجھے تو کوئی اور علاج نظر نہیں آتا کہ اپنے رب سے محبت پیدا کریں اس کو اپنا مطلوب بنالیں۔ اس کو اپنا مقصود بنالیں اور پھر اس سے راضی ہونا سیکھ جائیں۔ آپ اس رضا میں جتنا آگے بڑھتے چلے جائیں گے اتنا ہی آپ عبودیت میں داخل ہوتے چلے جائیں گے۔ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے عبد بنتے چلے جائیں گے۔ اور جب کوئی انسان خدا کا کامل عبد بن جائے تو اس سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ وہی کامل عبد ہوتا ہے جس کا اپنا کچھ نہ رہے۔ اپنے وجود سے کلیتہً خالی ہو جائے اور پھر جو کچھ اس کو مالک دیتا ہے وہی اس کا ہوتا ہے۔ یعنی سو فیصدی مالک پر منحصر ہو جاتا ہے۔ جب اپنا کچھ نہیں رہا تو جو کچھ بھی مالک سے ملتا ہے بطور عطا ہی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب ہم تمہیں ہر دوسری چیز سے خالی کر دیں گے یعنی تمہاری تمنائیں تو رہیں گی لیکن میری غلام بن کر رہیں گی۔ آزاد تمنائیں نہیں رہیں گی۔ غالب تمنائیں نہیں رہیں گی۔ میری یاد کے نیچے مغلوب ہو جائیں گی۔ تب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو کچھ میرا ہے وہ تمہارا ہو جائیگا۔ تب تم میرے عباد میں داخل ہو جاؤ گے۔ اور عباد میں داخل ہونے کا مطلب ہے

وادخلی جنتی

تم میری جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ وہ مقام ہے جو ایک لحاظ سے ایک درجہ تک اس دنیا میں بھی انسان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ خدا کے جتنے برگزیدہ بندے انبیاء کی صورت میں ہمیں نظر آتے ہیں یا جو دوسرے نسبتاً ادنیٰ مقامات پر ہوتے ہیں ان میں بھی ہم درجہ بدرجہ رضا کا یہی مقام دیکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے رب سے

پیار کا ایک بڑا پیارا واقعہ

قرآن کریم میں مذکور ہے جو در اصل اسی فلسفہ کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ نے ایک ضرورت کے وقت ایک نئی جگہ میں جہاں آپ کا کوئی ساتھی نہیں تھا، کوئی واقف نہیں تھا کوئی مددگار نہیں تھا، ایسی حالت میں بیٹھ کر دعا کی۔ آپ کسی اور کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا سکتے تھے۔ صرف اپنے رب سے مانگنا چاہتے تھے اور اس کے سوا کسی اور سے مانگنے کی عادت ہی نہ تھی لیکن کوئی سہارا نہیں تھا۔ خوف کی وجہ سے اپنے وطن سے نکل گئے تھے۔ ایک نئی قوم میں جا کر سوچ رہے تھے کہ اب میں کیا کروں۔ چنانچہ وہاں بیٹھے بیٹھے انہوں نے یہ دعا کی۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

(القصص آیت ۲۵)

کیسی عجیب تمنا ظاہر کی ہے۔ کہتے ہیں اے میرے رب! تو جو کچھ بھی مجھے دے وہی میری تمنا ہے میں اسی پر راضی ہوں۔ میں فقیر اس چیز کا ہوں جو تو مجھے عطا کرے۔ یعنی کچھ نہیں بتایا کہ میں کیا چاہتا ہوں، میری کیا تمنائیں ہیں، میری کیا ضروریات ہیں، میں بھوکا ہوں، میں شادی کے بغیر ہوں، مجھے سہارا چاہیئے، ایک نئے قبیلہ میں آیا ہوں۔ مجھے کوئی نہ کوئی سایہ چاہیئے۔ جس کے تحت میں یہاں زندگی گزاروں۔ اور بے شمار ضروریات ہو سکتی تھیں۔ لیکن کیسا پیارا فقرہ دماغ میں آیا ہے۔

کیسی پیاری سوچ ہے

معلوم ہوتا ہے بڑا غور کیا ہوگا کہ آخر میں اپنے رب سے کیا مانگوں۔ اتنی ضرورتیں کیا بتاؤں۔ اتنی لمبی چوڑی تقریریں کیا کروں۔ پھر یہ سوچا ہوگا کہ میں تو اپنے اللہ سے محبت کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ میری محبت کے جواب میں وہ ہمیشہ مجھ سے محبت ہی کرتا ہے تو کیوں نہ یہ معاملہ اس پر چھوڑ دوں۔ اس کو بھی یہ پتہ ہے کہ جو کچھ مجھے دیگا میں اس سے راضی ہو جاؤں گا اور مجھے بھی یہ پتہ ہے کہ مجھے وہی دے گا جس سے میں راضی ہوں گا تو اس کے بعد پھر اور مانگنے کا سوال ہی کیا باقی رہ جاتا ہے۔ اس لئے آپ یہ دعا کرتے ہیں۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

کہ اے خدا! میں تو فقیر بنا بیٹھا ہوں اس چیز کا جو تو مجھے عطا کرے۔

یہی بات ایک اچھی ادا کی شکل میں مغربی تہذیب میں اس رنگ میں پائی جاتی ہے۔ (جس قوم میں بھی کوئی اچھی بات ہو اسے سراہنا چاہیئے)

مغربی قوموں میں یہ رواج ہے

کہ جب کوئی ان کو تحفہ دیتا ہے تو جس فرد کو تحفہ دیا جاتا ہے وہ آگے سے یہ جواب دیتا ہے کہ آپ نے ایسا تحفہ دیا کہ بالکل اسی چیز کی مجھے ضرورت تھی، میں آپ کا بہت ممنون ہوں۔ یہ جواب تو در اصل خوش کرنے کے لئے ایک رسمی جواب ہے۔ لیکن اس کے پیچھے جو فلسفہ کارفرما ہے وہ بالکل درست ہے۔ اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ جو کچھ آپ نے مجھے دیا ہے مجھے اس کی ضرورت تھی تو اس سے زیادہ خوشی اس کو نہیں پہنچ سکتی کہ اسے یہ احساس ہو کہ بعینہٖ اس کی مرضی اور ضرورت کے مطابق میں نے اسے کوئی چیز دے دی ہے۔ پس دنیا کی تہذیبوں میں بھی یہ بات اچھی لگتی ہے لیکن ویسے حقیقت سے عاری ہوتی ہے۔ شاذ و نادر ہی کبھی اتفاقاً کسی کو کوئی ایسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحفہ ملتا ہوگا جس کی اسے ایسی ضرورت ہو کہ گویا اسی کے انتظار میں بیٹھا ہے۔ لیکن وہ یہ جانتے ہیں کہ تحفہ قبول کرنے کا اصل مزہ اور تحفہ دینے والے کے

شکریہ کا بہترین اظہار

یہی ہے کہ انسان کہے کہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ لیکن حضرت موسےٰ علیہ السلام نے یہ دیکھنے سے قبل کہ خدا نے کیا دیا ہے یہ فقرہ کہا کیونکہ وہ تو یہ جانتے تھے کہ میں اپنے رب سے ایسا پیار کرتا ہوں کہ یقیناً پوری سچائی کے ساتھ میں اپنے رب سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ تری طرف سے آئے گا مجھے اس کی ضرورت ہے میں اس کا فقیر بنا بیٹھا ہوں۔

پس جب انسان کسی سے ایسی محبت کرے کہ اسکی ہر عطا اس کی ضرورت بن چکی ہو گویا اسی کے انتظار میں بیٹھا تھا تو ہر تمنا پوری ہوئی کہ نہ ہوئی اور کوئی تمنا ماری نہیں جارہی۔ ایسی تعلیم نہیں دی جارہی جو انسانی فطرت کے خلاف ہو یعنی یہ کہ تمناؤں سے عاری ہو جاؤ بلکہ یہ فرمایا جارہا ہے کہ تمناؤں کو مغلوب کردو ایک اعلےٰ تمنا کے حصول میں۔ یعنی تم اگر اللہ کے ہو جاؤ تو تمہیں ہر دوسرے سے آزادی نصیب ہو جائے گی۔ مردِ آزاد کا اس سے بہتر اور کوئی تصور نہیں کہ رب کی غلامی کے بعد ہر دوسری غلامی سے انسان آزاد ہو جائے۔ اور وہ اس طرح کہ اس کی تمنا انسان کی ہر دوسری تمنا پر غالب آجائے کیونکہ اس کے بغیر آزادی حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک تمناؤں کو ایک اعلیٰ تمنا سے مغلوب نہ کیا جائے۔ ورنہ یوں انسان بغیر تمنا کے تو زندگی نہیں گزار سکتا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآنی فلسفہ کے مطابق طمانیت قلب حاصل کریں اور اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی بھی توفیق عطا فرمائے کہ اس

زندہ جاوید فلسفہ

کو ساری دنیا میں پھیلا دیں اور تمام دنیا کی بے چینی ذکر الٰہی کے اس مفہوم کے ساتھ دُور کریں جس کو قرآن کریم نے پیش فرمایا ہے"۔

الفضل کی توسیعِ اشاعت کے سلسلہ میں دَورہ

خاکسار عنقریب الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں پشاور۔ نوشہرہ۔ مردان۔ کیمبلپور۔ واہ کینٹ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ گوجرخان۔ کھاریاں۔ جہلم۔ گجرات۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ کا ایک دورہ کر رہا ہے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تکمیل میں الفضل کی اشاعت کو جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء تک دس ہزار تک پہنچایا جائے۔ یہ مہم احباب کے تعاون کے بغیر سر نہیں کی جاسکتی۔

خاکسار امید کرتا ہے کہ احباب جماعت کے تعاون اور مدد سے یہ مہم باآسانی سر کی جاسکتی ہے۔ کوئی کٹھن اور مشکل کام نہیں۔ صرف احباب کی توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالےٰ آپ کیساتھ ہو۔

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس دورے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ جو دوست اخبار نہیں خریدتے وہ خود خریدار بن کر اس کی تعداد بڑھانے مدد دیں اور مخیر احباب دوست احباب کے نام پر بھی جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی مینجر الفضل ربوہ)

سواران متوجہ ہوں

خیل الرحمٰن کلب مرکزیہ کے زیر اہتمام نواں سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ انشاء اللہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ مارچ بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے جس میں مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوں گے۔

۱۔ کراس کنٹری دوڑ ۲۶ میل غیر دیسی نسل

۲۔ کراس کنٹری دوڑ ۲۶ میل دیسی نسل

نوٹ:۔ غیر دیسی سے مراد تھارو بریڈ اور ۵۰ فیصد یا زائد عرب خون رکھنے والے گھوڑے گھوڑیاں ہیں۔ باقی تمام نسل کے گھوڑے گھوڑیاں دیسی نسل کے مقابلہ میں شامل ہونگے۔

۳۔ نیزہ بازی انفرادی۔ ۴۔ نیزہ بازی اجتماعی

۵۔ دلکی چال۔ اس میں دو قسم کے مقابلے ہونگے ایک دلکی چال میں رفتار کے لحاظ سے اور دوسرا گھوڑ سوار کی سواری کے لحاظ سے۔

۶۔ مقابلہ شتری چال۔ ۷۔ مقابلہ اونچی چھلانگ۔ جس میں ابتدائی مقابلے ۲ فٹ اونچائی سے اور سیمی فائنل ۳ فٹ کی اونچائی سے ہوں گے۔ ۸۔ مقابلہ نمائش غیر دیسی نسل (نر) ۹۔ مقابلہ نمائش غیر دیسی نسل (مادہ) ۱۰۔ مقابلہ نمائش دیسی نسل (نر) ۱۱۔ مقابلہ نمائش دیسی نسل (مادہ) ۱۲۔ امسال ۱۲ سال سے کم عمر کے بچوں میں گھوڑ سواری کا مقابلہ ہوگا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ گھوڑے پر سوار ہونا — ۱۰ نمبر
۲۔ گھوڑے کو قدم قدم چلانا — ۱۰ "
۳۔ گھوڑے کو دلکی چلانا — ۱۰ "
۴۔ گھوڑے کو کھڑا کرنا — ۱۰ "
۵۔ گھوڑے سے اترنا — ۱۰ "
کل نمبر: ۵۰

(مرزا انور رشید احمد صدر خیل الرحمٰن کلب مرکزیہ)

جماعتِ احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ مورخہ یکم، ۲، ۳ اپریل ۱۹۸۳ء / شہادت ۱۳۶۲ ہش بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان تک پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں ہو اور حسب قواعد ہو۔

۲۔ نمائندگان شوریٰ کی اطلاعات میں یہ تصدیق آنی بھی لازمی ہے کہ نمائندگان (مطابق قواعد شوریٰ) چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں۔

۳۔ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء ایک چوتھائی نمائندگی تیس ۳۰ سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔

۴۔ نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

۵۔ امراء اضلاع کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ ان کی طرف سے امسال جن جماعتوں کو (مقررہ تعداد کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جارہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ربوہ میں بُک بینک کا قیام

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر انتظام ایک بُک بینک کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ امتحانات میں کامیاب ہونے والے تمام طلباء سے گذارش ہے کہ اپنی پُرانی کتب خلافت لائبریری ربوہ میں مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی کے پاس جمع کروا دیں۔ شکریہ۔

(ملک محمود احمد ناصر نائب صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ)

شکور پارک ربوہ
ہاؤسنگ سکیم
پروپرائٹر حاجی عبدالسمیع باسط منزل ۱۶ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴
ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ ہر قسم کے جھگڑے سے پاک
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں
پکی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں سیل شروع ہے احباب فائدہ اٹھائیں
ٹاؤن کمیٹی سے نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے
مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴
صدیق اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰
املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس سٹیشن روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

ہر گھر کی ضرورت (نفیس سلائی مشین) ہمارے ہاں سٹیل کے برتن، پریشر کوکر، سلائی مشین نیز سلائی مشینوں کی مرمت نسلی بخش کی جاتی ہے (ملت فین) اور مشینوں کے پرزہ جات بارعایت خرید فرمائیں، بچوں کیلئے بے بی سائیکل واکر وغیرہ۔

پروپرائٹر: عبدالحمید بھٹی / فون نمبر ۴۹۳ ج ج
رحمان ریپرنگ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

دانت اچھے صحت اچھی

◉ اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کے گھن کے لئے قیمت ۱۵/ ◉ اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEH) ماسورہ کیلئے قیمت ۱۵/ ◉ اینٹی کیریز فار بے بیز (ANTI CARIES For BABIES) - بچوں کے خراب دانتوں کے لئے قیمت ۱۰/ ◉ پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے قیمت ۶/ - دانتوں کی حفاظت کا رسالہ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

فون ملز ۲۷۹۴۶ فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ۔ فیصل آباد

امپورٹر ــــ ایکسپورٹر

لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین

جاذب نظر، دیدہ زیب
ہر گھر کی پسند

آفس
مندر گلی ریل بازار۔ فیصل آباد

احباب اِدھر بھی اِک نظر اُدھر بھی

میری تصویر تو میرے دادا جان کے

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ پر ہی نظر آئے گی

حکیم انوار احمد جان ابن
حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون ۷۳۹۹۷ ؛ پوسٹ بکس ۲۲۲

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے
جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی
روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا
چاہیے

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس

شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۸

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَالنَّاصِر

کراچی میں

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون: ۶۱۷۰۶۹

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ؛ چوک درزیہ کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک

فون ۵۴۳ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے شبیر آپٹیکل سروس

"الفضل" کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص و مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

کئی سال سے آپ کی

خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی۔ مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپکی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس

انس مارکیٹ ربوہ

فون:۔ ۴۳۶

دفتر:۔ ۵۳۵

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لیے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیلیو سینما اچھرہ لاہور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

۱۰ شادمان کالونی لاہور

فون:۔ ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

رہائش:۔ ۴۱۸۶۴۵

پروپرائیٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

سیل شروع ہے

پرانی ربوہ میں مشہور کپڑے کی دوکان

اونی، سوتی و ریشمی کپڑے کا مرکز

بہمراہ نئی ورائٹی

خریدنے کے لیے تشریف لائیں۔

بھٹی چیپ سٹور

رحمت بازار۔ ربوہ

پروپرائٹر:۔ منور احمد بھٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

(آمین)

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان

الکریم جیولرز (ایئر کنڈیشنڈ)

فون نمبر ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی

نیز جدید دور کے ڈیزائن اور جڑاؤ و حسب پسند زیورات

آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

پروپرائٹرز

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے

سرمہ طفیل

نظر کو تیز کرتا ہے

کورس تین شیشی

سفید موتیا کا علاج۔

-/۱۱ روپے

دھند، جالا۔ کنکرے۔ آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، میلان

نوٹ:۔ سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں۔

قیمت فی گولی ۵ پیسے

عرق نور

پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔

-/۲۰ روپے

حب بواسیر

خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔

بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔

قیمت ۸۴ گولی -/۲۸ روپے

پلیٹر ولیکویا

اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی ضلع خیرپور

H-۱۴۵۹۷ حال معرفت کوٹرڈ کلاتھ ہاؤس

باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

گوجرانوالہ میں بجلی کے سامان کا منفرد ادارہ

نصیر الیکٹرک سٹور

جہاں ہر قسم کا سامان بجلی تھوک و پرچون دستیاب ہے

پروپرائٹر حاجی نصیر احمد سولنگی گھنٹہ بازار گوجرانوالہ

احمد موٹرز فون ۴۰۴۴۵

آٹو موبائل انجینئرز

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام

گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

اٹھرا، دمہ، تبخیر معدہ، خارش، چنبل، لواسیر

زنانہ، مردانہ مخصوص امراض کا بفضلِ خدا تسلی بخش علاج ★

سرمہ نور رجسٹرڈ اور نورانی کاجل

مطب

شفاخانہ رفیقِ حیات گولبازار ربوہ

جنینہ ٹرنک بازار سیالکوٹ